دل کی بات

مرزا طاہر.........شرم تم کو مگر نہیں آتی

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کے حالیہ دو بیانات اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں۔

(۱)۔ ''قادیانی جماعت نے تحریکِ پاکستان اور پاکستان کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی ایٹمی ترقی میں ابتدائی بنیادی کردار ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر قادیانی سائنس دانوں نے ادا کیا۔''

(جنگ لاہور، ۱۴/جون ۱۹۹۸ء)

(۲)۔ ''اسلام کے عالمی غلبہ کا تصور قرآنی تعلیمات کے منافی ہے۔ آج اسلام کے تصور پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی گستاخ کو سزائے موت نہیں دی گئی، لوگ مرتد ہونے کا فریہ ذکر کرتے''

''مرزا طاہر ہماری زبان میں بات کرتے ہیں،'' امریکی رکن کانگریس۔

(روزنامہ خبریں ملتان ۲۶ جون ۱۹۹۸ء)

اگر ہم صرف اتنا ہی کہہ دیں کہ مذکورہ بالا دونوں بیانات صریحاً جھوٹ ہیں اور دلیل یہ ہے کہ مرزا طاہر ایک جھوٹے مدعیٔ نبوت کا پوتا ہے اور اپنے دادا کے جھوٹے عقائد و خیالات کا مبلغ ہے۔ اس لیے سچ کیسے بول سکتا ہے؟ تو بات مکمل ہو جاتی ہے اور مزید کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔

لیکن ہم .....مرزائیوں اور ان کی حمایت میں زبان و قلم کے نشتر چلانےوالے نام نہاد حقیقت پسندوں کے لئے اتمام حجت کے طور پر چند حقائق پیش کرتے ہیں۔ شاید انہیں شرم دامن گیر ہو اور وہ جھوٹ بولنا ترک کر دیں۔

آنجہانی مرزا غلام قادیانی کے بیٹے اور مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود نے قیام پاکستان سے صرف تین ماہ قبل ایک مجلس میں اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا:

''گاندھی جی آئے اور میرے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں۔ ذرا سی دیر لیٹنے پر اُٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کردی''

اس خواب کی تعبیر بھی خود ہی بیان کی کہ:

(۱) '' یہ موجودہ فسادات (تحریک پاکستان) کے متعلق ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئیے کہ ہندو مسلم سوال اُٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں، ملک کے حصے بخرے نہ ہوں، بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں۔ ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو، اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں۔ مگر..... یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئیے کہ جلد دور ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت بنے''

(مرتبہ منیر احمد وینس، اخبار الفضل قادیان، ۱۵/اپریل ۱۹۴۷ء)

(۲) ''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں'' (روزنامہ الفضل، قادیان، ۱۷/مئی ۱۹۴۷ء)

باؤنڈری کمیشن میں آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی نے ضلع گورداس پور طشتری میں سجا کر بھارت کو پیش کر دیا۔ کیونکہ وہ اپنا مرکز قادیان (ضلع گورداس پور) بہر صورت بھارت میں شامل رکھنا چاہتے تھے۔ عارضی تقسیم میں یہ ضلع پاکستان کے حصے میں آگیا تھا مگر مرزا بشیر الدین نے حد بندی کمیشن کی بحث میں کئی کئی گھنٹے شرکت کر کے آخر کار اسے پاکستان سے کاٹ دیا۔ اس سے راوی کا پانی اور کشمیر میں داخلے کا راستہ خود بخود انڈیا کو مل گیا۔ فیروز پور اور بٹالہ بھی بھارت کو مل گیا۔

یہ ہے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے مؤقف اور بھیانک کردار کی مختصر جھلک

پاکستان کی ایٹمی ترقی میں قادیانیوں کا کردار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ممتاز صحافی زاہد ملک اپنی کتاب "ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم" میں رقم طراز ہیں

(۱) ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف تھے (صفحہ ۱۶۴)

(۲) سی آئی اے کو پاکستان کے تمام ایٹمی راز اور بم کا ماڈل عبدالسلام نے دیا (صفحہ ۳۱، ۳۲)

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے عہد میں جب یہ راز فاش ہو گیا کہ عبدالسلام قادیانی نے سی آئی اے کے ساتھ مل کر پاکستان سے غداری کی ہے تو قادیانیوں پر حکومت نے کچھ پابندیاں عائد کیں۔

اس پر ڈاکٹر عبدالسلام نے بیان دیا کہ:

(۳) "میں اس لعنتی ملک میں قدم نہیں رکھنا چاہتا" (کہوٹہ ایٹمی سنٹر (صفحہ ۸۰)

مرزا طاہر کا ۲۶/ جون کا بیان بھی دجل و تلبیس اور کذب و افتراء کا پلندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کعب بن اشرف نامی یہودی نے آپ علیہ السلام کی گستاخی کی تھی جس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس کو قتل کرے۔؟ چنانچہ کعب بن اشرف کے بھتیجے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کے حکم پر اسے قتل کر دیا تھا۔ مسلمانوں کے نزدیک اسلام کے عالمی غلبہ کا تصور وہی ہے جو نبی علیہ السلام نے پیش فرمایا، صحابہ کرام نے عمل کیا اور قرآن کریم نے اس کا حکم دیا۔ مرتد کے لئے سزائے موت بھی نبی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے متعین فرمائی دنیا میں واحد جماعت قادیانی ہے جو مرتد ہونے پر فخر کرتی ہے۔ یہ بد نصیبی کی انتہا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسلام پیش فرمایا اس پر نظر ثانی کفر ہے۔ اور اسی کفر پر قادیانی جماعت کار بند ہے۔ مرزا طاہر کا اسلام سے کیا تعلق ہے کہ وہ اس کے لئے اس قدر متفکر ہیں؟ دراصل قادیانی، دنیا پر غلبۂ اسلام کی جدوجہد سے خوف زدہ ہیں اور یہود و نصاریٰ سے تعاون کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان نفاذ اسلام کے لئے جہاد میں مصروف ہیں۔ جبکہ مرزائی، جہاد کے قرآنی حکم کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دے دیا تھا۔ اور خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیتے ہوئے حکومت برطانیہ کی دائمی وفاداری کا تحریری وعدہ کیا تھا۔ مرزا طاہر اپنے دادا کے اسی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ امریکی قانون سازوں نے درست کہا ہے کہ "مرزا طاہر ہماری بولی بولتے ہیں"۔ یہ ہمارے دیرینہ مؤقف کی تائید ہے کہ قادیانی جن کے ایجنٹ ہیں انہی کی بولی بولتے ہیں۔